عرب جمہوریہ مصر ۱۸ رجب ۱۴۴۱ھ

وزارت اوقاف ۱۳ مارچ ۲۰۲۰ء

شہادت کا مفہوم اور شہداء کے درجات

اللہ تعالی کے کچھ بندے ایسے ہیں **جن کو اس نے مقام شہادت پر فائز کرنے کے لئے چن لیا ہے**، ارشاد باری ہے: **{وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ}** **"اور تا کہ اللہ تعالی ایمان والوں کو ظاہر کر دے اور تم میں سے** بعض کو شہادت کا درجہ عطا فرمائے"۔ لفظ شہادت کے شرف کی وجہ سے علماء نے اس کے متعدد مفاہیم اور معانی بیان کئے ہیں، بعض علما کہتے ہیں کہ ان کو شہید اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالی اور اس کے فرشتوں نے ان کے لئے جنت کی گواہی دی ہے، بعض کہتے ہیں کہ ان کو شہید اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے، اور یہ اپنے لئے اللہ تعالی کی تیار کردہ نعمتوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں، اور اپنے ساتھ کئے ہوئے اللہ کے وعدہ کی صداقت کا مشاہدہ کر رہے ہیں، اور اس طرح کے کئی اور عمدہ معانی بیان کئے گئے ہیں جو کہ لفظ شہادت کی عظمت اور شرف کو مزید بڑھا دیتے ہیں اور اللہ کے ہاں شہداء کے مقام و مرتبے کو بیان کرتے ہیں، ارشاد باری ہے: **{وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ* سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ* وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ}** "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے گئے اللہ تعالی ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔ انہیں راہ دکھائے گا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دے گا۔ اور انہیں اس جنت میں لے جائے گا جس سے انہیں شناسا کر دیا ہے"۔

اس شخص سے بڑھ کر کوئی اور اللہ کی رحمت کا حق دار نہیں بن سکتا جو **اپنے وطن کی عزت وناموس کا دفاع کرتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے شہادت کے مقام پر فائز ہو جائے**، اور یہ ایک ایسا نفع بخش سودا ہے جس میں

ہر گز کوئی خسارہ نہیں ہو گا، کیونکہ ارشاد باری ہے: **{إِنَّ اللهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ}** "بیشک اللہ تعالی نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کے لئے جنت ہے"۔

اللہ کی راہ میں شہادت کی مختلف اقسام ہیں جن میں سب سے اعلی وارفع درجہ **اپنے وطن کے دفاع اور اللہ کی رضا کی خاطر دشمن کے مقابلے میں جام شہادت نوش کرنا ہے**، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو قطروں اور دو نشانوں سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ کی بارگاہ میں محبوب نہیں ہے، اللہ کے ڈر سے نکلنے والا آنسو کا قطرہ، اور اللہ کی راہ میں بہنے والا خون کا قطرہ، اور دو نشانوں سے مراد اللہ کی راہ میں قدموں کے نشان، اور اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں قدموں کا نشان"۔

شہادت کی مختلف صورتیں ہیں جو کہ مقام و مرتبہ کے لحاظ سے کم نہیں ہیں، ان میں سے ایک **اپنے وطن کی حفاظت، یا اپنے قومی ذخائر کی حفاظت، یا اپنے وطن کے ترقی کے لئے کوئی کام کرتے ہوئے شہید ہونے والا ہے**، جیسا کہ پولیس والا شخص جو عبادت گاہوں کی حفاظت کرتا ہے، یا اپنے ملک میں آنے والے سیاحوں کی حفاظت کرتا ہے، یا اپنے قومی اور تاریخی آثار کی حفاظت کرتا ہے، اور اپنے کام کو اخلاص اور مکمل ذمہ داری کے ساتھ احسن طریقے سے ادا کرتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے، اسی طرح ہر وہ شخص جو اپنا فرض ادا کرتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے تو وہ اللہ کی راہ میں شمار ہو گا، جیسا کہ عام کلرک جو عام مال کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہو جائے۔

اسی طرح جو **اپنا یا کسی دوسرے شخص کا دفاع کرتے ہوئے، اپنی عزت وناموس یا کسی دوسرے شخص کی عزت و ناموس کا دفاع کرتے ہوئے، اپنے مال یا کسی دوسرے شخص کے مال کا دفاع کرتے ہوئے قتل ہو جاتا ہے تو وہ شہید ہے**، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "جو اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید

ہے، اور جو اپنی جان کا دفاع کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، اور جو اپنے دین کا دفاع کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، اور جو اپنے اہل خانہ کا دفاع کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے "، یہ سب اپنے وطن اور ان کے ذخائر کی حفاظت کرتے ہیں، ان مالوں، جانوں اور عزتوں کی حفاظت کرتے ہیں جن پر ظلم وزیادتی کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے، اور ان کی حفاظت کا حکم دیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " مسلم پر مسلم بھائی کی جان، مال اور عزت حرام ہے "۔

شہادت ایک خداوندی عطیہ ہے جو اللہ تعالی اپنے نبیوں اور رسولوں کے بعد اپنی مخلوق کے بہترین افراد کو عطا کرتا ہے، اور یہ روز قیامت اعلی ترین درجات پر فائز ہونگے، اور شہادت کے مختلف ثمرات اور فوائد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

☆ **شہداء موت اور اس کی سختی کو محسوس نہیں کرتے:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " شہید کو موت کے چھونے سے صرف اتنی سی تکلیف ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو چٹکی بھرنے سے تکلیف محسوس ہوتی ہے "۔

☆ **شہداء قبر کے عذاب اور اس کی آزمائش سے محفوظ رہتے ہیں:** ایک آدمی نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! شہید کے سوا مومنوں کو قبر کی آزمائش میں کیوں ڈالا جاتا ہے؟ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: " اس کے سر کے اوپر تلواروں کی چمک ہی آزمائش کے لئے کافی ہے "۔

☆ **شہداء کا نیک عمل کبھی ختم نہیں ہو گا:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " ہر میت کے عمل کو بند کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جس کو اللہ کی راہ میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے موت آئے، پس اس کا عمل روز قیامت تک جاری رہتا ہے اور وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے "۔

☆ **شہداء کے لئے بہت بڑا اجر اور عظیم نعمتیں ہیں:** "شہید کے خون کے پہلے قطرے کے گرتے وقت اس کو بخش دیا جاتا ہے، اور وہ جنت میں اپنے مقام کو دیکھ لیتا ہے، اور اسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھا جاتا ہے، اور بڑی سختی سے بھی محفوظ رہے گا"۔

اسی طرح روز قیامت شہید اس طرح عزت و تکریم سے دوبارہ زندہ کیا جائے گا کہ اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہو گی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جس شخص کو اللہ کی راہ میں قتل کیا جاتا ہے–اور اللہ اسے بہتر جانتا ہے جسے اس کی راہ میں قتل کیا جاتا ہے–وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا رنگ خون کا رنگ ہو گا، اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو ہو گی"

برادران اسلام:

شہداء کو قربانی، مردانگی اور عزت و شرف کی مثال کے طور پر امت کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھ جائے گا، اور اللہ تعالی نے ان کو وہ **حقیقی اور ابدی زندگی عطا فرمائی ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ہے**، ارشاد باری ہے:: {وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ *فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ* يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ} "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالی نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں، اس پر کہ انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے بھی کہ اللہ تعالی ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان کی روحیں سبز

پرندوں کے پیٹوں میں ہیں، اور ان کے لئے عرش کے ساتھ لٹکے ہوئے فانوس ہیں، یہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے پھرتے ہیں، اور پھر ان فانوسوں کے پاس لوٹ آتے ہیں، ان کے رب نے ان پر نظر کرم فرمائی اور فرمایا: کیا تم کوئی چیز چاہتے ہو ؟، انہوں نے کہا: ہمیں کیا چیز چاہیے جبکہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے پھرتے ہیں، اور ان کے رب نے تین مرتبہ ان کے ساتھ ایسا کیا، پس جب انہوں نے دیکھا کہ ان کا سوالوں سے چھٹکارا نہیں ہے، تو انہوں نے عرض کی اے ہمارے رب! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دیا جائے تاکہ انہیں تیری راہ میں دوبارہ قتل کیا جائے، پس جب ان کے رب نے دیکھا کہ ان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے تو ان کو چھوڑ دیا گیا"۔

جو شخص صدق نیت اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالی سے شہادت کا سوال کرتا ہے اللہ تعالی اسے شہادت کا مرتبہ عطا فرماتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے صدق نیت کے ساتھ اللہ سے شہادت کا سوال کیا تو اللہ تعالی اسے شہیدوں کے درجات پر فائز کرے گا، اگرچہ اسے اس کے بستر پر ہی موت آئے"، جس شخص کا عزم و ارادہ اپنے دین، اپنے وطن اور اس کے ذخائر کی حفاظت کرنا ہو، اور وہ اس کی خاطر قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔ چنانچہ اس شخص کو مبارک ہو جس کو اللہ تعالی نے شہادت کے لئے چن لیا، اور اسے **نبیوں، صدیقوں اور نیک لوگوں کی رفاقت سے نوازا**، اور یہ کسی اچھی رفاقت ہے، ارشاد باری ہے: **{وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا}** "اور جو بھی اللہ تعالی کی اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے، جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، اور یہ بہترین رفیق ہیں"۔

اے اللہ! ہمیں اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما، اور عالم اسلام کے تمام ممالک کو ہر برائی سے محفوظ رکھ۔ آمین